Aligarh Journal of Interfaith Studies
AJIS
Peer Reviewed, Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020
JOURNAL OF ALIGARH INTERFAITH CENTER (AIC)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمات حدیث (م:۱۵۰ھ)

محمد شفیع اللہ
ریسرچ اسکالر سنی تھیولوجی اے ایم یو علیگڑھ
Mdshafiullah8116@gmail.com

ARTICLE DETAILS

Article History
Published Online:
Published

Keywords:

- Imam Abū Hanīfa
- Hadith
- Fiqh
- Muslim Jurisprudence

ABSTRACT

رئیس الفقہاء، محدثِ کبیر، حافظِ حدیث، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات بابرکات، حدیث کے میدان میں اھل علم کے نزدیک مسلم اور ایک ناقابل انکار حقیقت ہے؛ آپ صرف فقیہ ہی نہیں بلکہ امامِ حدیث، حافظِ حدیث اور صاحبِ "جرح وتعدیل" ہونے کے ساتھ ساتھ، کثیر الحدیث ہونے میں بعد کے محدثین مثلاً امام بخاری و مسلم وغیرہ کے ہم پلہ بھی ہیں؛ جس سے آپ کا علمِ حدیث میں بلند مقام و مرتبہ کا ہونا ظاہر ہے۔ اگرچہ امام ابو حنیفہ کی شہرت کا اصل سبب فقہ و فتاوی میں ان کی بے مثال خدمات ہیں لیکن حدیث کے میدان میں بھی ان کی خدمات بہت ہیں لیکن فقہ میں ان کی شہرت کے آگے حدیث میں ان کی شہرت ماند پڑ گئی معلوم ہوتی ہے۔

 © 2020Copyright AJIS

نام ونسب اور ابتدائی احوال:

نام نعمان، کنیت ابو حنیفہ، لقب امام اعظم، باپ کا نام ثابت، دادا کا نام نعمان بن مرز بان ہے، آپ فارسی النسل ہیں،

امام اعظم کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرز بان، جیسا کہ خطیب بغدادی نے آپ کے پوتے اسماعیل کی زبانی یہ روایت بیان کی ہے کہ " میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرز بان ہوں، ہم فارسی النسل ہیں، ہم پر کبھی غلامی کا دور نہیں آیا۔(خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی (المتوفی: ۴۶۳ھ) تاریخ بغداد، ص: ۱۵/۴۴۸ ، الغرب الاسلامی بیروت، طبع اول ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲م۔)

آپ کی پیدائش سن ۸۰ ھجری میں عراق کے مشہور شہر کوفہ میں ہوئی، آپ کے والد محترم جناب ثابت صاحب بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اوران کی اولاد کے لیے خیر وبرکت کی دعا کی (حوالہ بالا) جس کا اثر یہ ہوا کہ امام اعظم جیسے رئیس الفقھاء وحافظ حدیث شخصیت پیدا ہوئی۔

امام ابوحنیفہ غیر معمولی ذھانت وفراست عقل کے مالک تھے چنانچہ ابن العماد حنبلی آپ کی ذکاوت وذھانت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں " کان من أذکیاء بنی آدم " یعنی اولاد آدم میں جو ذکی گزرے ہیں امام صاحب ان میں شمار ہوتے ہیں -(ابن العماد الحنبلی، عبد الحئی بن احمد بن محمد بن العماد العکری، (1089ھ)، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ص: ۲/۲۳۰، ابن کثیر، دمشق، بیروت، الطبعۃ الاولی: 1406ھ-1986م۔)

آپ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تجارت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں مشغول رہے لیکن چونکہ آپ نہایت ذھین وفطین تھے، دیکھنے والوں کی نگاھیں فوراً آپ پر جم جاتی تھیں، بنابریں بعض علماء نے آپ کی خیر خواہی کرتے ہوئے آپ کو نصیحت کی کہ تجارت کے علاوہ علم وعلماء کی طرف بھی متوجہ ہونا چاہیے، جیسا کہ امام ابوحنیفہ خود فرماتے ہیں کہ ایک روز شیخ شعبی رحمہ اللہ کے یہاں میرا گزر ہوا، انہوں نے مجھے بلایا، کہنے لگے: آپ کا آنا جانا کہاں ہوتا ہے؟ میں نے کہا: بازار آتا جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میری مراد بازار سے نہیں بلکہ علماء کے آنے جانے سے ہے، میں نے کہا: میری آمد ورفت علماء کے یہاں بہت کم ہے، انہوں کہا: غفلت نہ کیجئے! علم کا درس ومطالعہ اور علماء کی صحبت آپ کے لیے ضروری ہے، کیونکہ میں آپ میں حرکت وبیداری کے آثار دیکھتا ہوں، میرے دل میں یہ بات اثر کر گئی، میں نے بازار آنا جانا چھوڑ دیا اور علم سیکھنا شروع کر دیا، اللہ تعالی نے ان کی بات سے مجھے فائدہ پہنچایا۔ (موفق بن احمد المکی، مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ص: ۵۹/۱، مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ، حیدر آباد دکن، الہند۔ 1321ھ۔) چنانچہ آپ نے امام شعبی کے مشورہ پر علم کلام، علم حدیث اور علم فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا کمال پیدا کیا کہ علمی وعملی دنیا میں "امام اعظم" کہلائے۔ آپ نے کوفہ، بصرہ اور بغداد کے بے شمار شیوخ سے علمی استفادہ کیا اور حصول علم کے لیے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور شام کے متعدد اسفار کیے۔

رحلات علمیہ:

امام صاحب کی تبحر حدیث میں اس کا بھی دخل ہے کہ آپ کی اولیں درس گاہ "کوفہ" ہے جس کے سرپرست اعلیٰ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور صدر مدرس حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے، واضح رہے کہ یہ "کوفہ" ان حضرات کے ورود مسعود سے پہلے بھی علم حدیث کا شہر تھا اور بعد میں تو خیر رہا ہی۔

امام صاحب کی تحصیل حدیث کی دوسری بڑی درسگاہ ''بصرہ'' ہے جو حسن بصری، شعبہؒ، قتادہؒ کے فیض تعلیم سے مالامال تھا۔ چوں کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ''حج'' استفادے اور افادے کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا؛اس لیے تکمیل حدیث کے لیے علوم شرعیہ کے اصل مرکز: حرمین شریفین (صانہما اللہ تعالیٰ) کا سفر کیا اور پچپن حج کیے۔ سب سے پہلا حج سولہ سال کی عمر میں والد صاحب کی معیت میں ۹۶ھ میں کیا، اس سفر میں صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن الحارثؓ سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور ان کی زبان مبارک سے یہ ارشاد نبوی بھی سنا:

''«من تفقه في دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب»''۔(ابنِ عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی(المتوفی: ۴۶۳ھ) جامع بیان العلم وفضلہ، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الأولی، ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۴م۔ ۱/۲۹۴ ۔

شرف تابعیت:

حافظ ابن حجر عسقلانی(جو فنِ حدیث کے امام شمار کیے جاتے ہیں) سے جب امام ابو حنیفہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو پایا، اس لیے کہ وہ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے، وہاں صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عبداللہ بن اوفیؓ موجود تھے، ان کا انتقال اس کے بعد ہوا ہے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالکؓ تھے اور ان کا انتقال ۹۰ یا ۹۳ ہجری میں ہوا ہے۔ ابن سعد نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کہا جائے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے اور وہ طبقۂ تابعین میں سے ہیں۔ نیز حضرت انس بن مالکؓ کے علاوہ بھی اس شہر میں دیگر صحابہ کرامؓ اس وقت حیات تھے۔(سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان

بن ابی بکر(المتوفی۔ ۹۱۱ھ) تبییض الصحیفۃ بمناقب أبي حنیفۃ: ص ۳۴، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، طبع اول: ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰م)

شیخ محمد بن یوسف صالحہ دمشقی شافعی نے "عقود الجمان فی مناقبِ الامام ابی حنیفہ" کے نویں باب میں ذکر کیاہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام ابو حنیفہ اس زمانہ میں پیدا ہوئے جس میں صحابہؓ کرامؓ کی کثرت تھی۔

اکثر محدثین (جن میں امام خطیب بغدادی، علامہ نووی، علامہ ابن حجر، علامہ ذہبی، علامہ زین العابدین سخاوی، حافظ ابو نعیم اصبہانی، امام دار قطنی، حافظ ابن عبد البر اور علامہ ابن الجوزی کے نام قابل ذکر ہیں) کا یہی فیصلہ ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے۔

صحابہ کرام سے امام ابو حنیفہ کی روایات:

امام سیوطی بیان کرتے ہیں کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری شافعی (متوفی ۴۷۸ھ) نے ایک رسالہ تحریر فرمایاہے جس میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کی مختلف صحابہ کرامؓ سے روایات نقل کی ہیں۔(۱) حضرت انس بن مالک (۲) حضرت عبداللہ بن جزء الزبیدی (۳) حضرت جابر بن عبداللہ (۴) حضرت معقل بن یسار (۵) حضرت واثلہ بن الاسقع (۶) حضرت عائشہ بنت عجرد۔(حوالہ بالا امام سیوطی: تبییض الصحیفۃ بمناقب أبي حنیفۃ: ص ۳۳)

حضرت امام ابو حنیفہ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت:

مفسر قرآن شیخ جلال الدین سیوطی شافعی مصری نے اپنی کتاب ''تبییض الصحیفۃ بمناقب الامام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ'' میں بخاری و مسلم ودیگر کتب حدیث میں وارد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل قول سے مراد امام اعظم ہیں:

ISSN:2582-7553
83| Page
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

" لوكان العلم منوطا بالثريالتناوله رجال من أبناء فارس"

کہ اگر علم ثریاستارے کے قریب بھی ہو گا تواہل فارس میں سے بعض لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔(ابو نعیم الاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران الاصبہانی(المتوفی: ۴۳۰ھ)، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ص:۔ ۶/۶۴) الناشر: السعادۃ۔بجوار محافظۃ مصر، ۱۳۹۴ھ۔

امام سیوطی اس حدیث کو متعدد طرق والفاظ کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایاہے کہ میں کہتا ہوں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابو حنیفہ (شیخ نعمان بن ثابت) کے بارے میں ان احادیث میں بشارت دی ہے اور یہ احادیث امام صاحب کی بشارت وفضیلت کے بارے میں ایسی صریح ہیں کہ ان پر مکمل اعتماد کیاجاتاہے۔(حوالہ بالاامام سیوطی: تبییض الصحیفۃ بمناقب أبي حنیفۃ: ص ۳۲،۳۳)

شیخ ابن حجر الہیتمی المکی الشافعی نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "الخیرات الحِسان فی مناقبِ امام أبي حنیفہ" میں تحریر کیاہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی کے بعض تلامذہ نے فرمایااور جس پر ہمارے مشائخ نے بھی اعتماد کیاہے کہ ان احادیث کی مراد بلاشبہ امام ابو حنیفہ ہیں؛اس لیے کہ اہلِ فارس میں ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی علم کے اس درجہ کو نہیں پہنچا جس پر امام صاحب فائز تھے۔(ابن حجر مکی: الخیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان: ص ۴۶،۴۷، دار الہدی والرشاد، دمشق، طبع اول ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷م)

ان احادیث کی مراد میں اختلاف رائے ہو سکتاہے؛ مگر عصرِ قدیم سے عصرِ حاضر تک ہر زمانہ کے محدثین وفقہاء وعلماء کی ایک جماعت نے تحریر کیاہے کہ ان احادیث سے مراد حضرت امام حنیفہ

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

ہیں۔ علماء شوافع نے خاص طور پر اس قول کو مدلل کیا ہے، جیسا کہ شافعی مکتب فکر کے دو مشہور جید علماء کے اقوال ذکر کیے گئے۔

امام صاحبؒ کے اساتذہ و شیوخ:

امام ابو حفص کبیرؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے اساتذہ کے شمار کرنے کا حکم دیا۔ حکم کے مطابق شمار کئے گئے تو ان کی تعداد چار ہزار تک پہنچی۔ علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں جہاں ان کے شیوخِ حدیث کے نام گنائے ہیں اخیر میں لکھ دیا ہے ''وخلق کثیر''۔ امام صاحبؒ نے ایک گروہِ کثیر سے استفادہ کیا جو بڑے بڑے محدث اور سند و روایت کے مرجعِ عام تھے۔ مثلاً امام شعبیؒ، سلمہ بن کہیلؒ، ابو اسحاق سبیعیؒ، سماک بن حربؒ، محارب، عون بن عبد اللہؒ، ہشام بن عروہؒ، اعمشؒ، قتادہؒ، شعبہؒ اور عکرمہؒ وغیرہ۔ (ابن حجر العسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر (المتوفی 852ھ) تہذیب التہذیب، ص: ۱۰/۴۴۹، مطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیہ، الہند، الطبعۃ الاولی۔ ۱۳۲۶ھ۔

حمادؒ کی شاگردی:

حضرت حمادؒ کوفہ کے مشہور امام اور استادِ وقت تھے۔ حضرت انسؓ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمِ خاص تھے، حدیث سنی تھی اور بڑے بڑے تابعین کے فیضِ صحبت سے مستفید ہوئے تھے۔ اس وقت کوفہ میں انہی کا مدرسہ مرجعِ عام سمجھا جاتا تھا، حضرت علیؓ و عبد اللہ بن مسعودؓ سے فقہ کا جو سلسلہ چلا آتا تھا اس کا مدار انہی پر رہ گیا تھا۔ ان وجوہ سے امام ابو حنیفہؒ نے علمِ فقہ پڑھنا چاہا تو استادی کے لئے انہی کو منتخب کیا، حضرت حمادؒ کے حلقۂ درس میں ہمیشہ حاضر ہوتے رہے۔ خود امام صاحبؒ کا بیان ہے کہ ''میں دس برس تک حمادؒ کے حلقہ میں ہمیشہ حاضر ہوتا رہا اور جب تک وہ زندہ رہے ان کی شاگردی کا

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

تعلق کبھی نہیں چھوڑا۔انہی دنوں حمادؒ کاایک رشتہ دار جو بصرہ میں رہتا تھاانتقال کر گیاتو وہ مجھے اپنا جانشین بنا کر بغرض تعزیت سفر پر روانہ ہو گئے۔

چونکہ مجھ کواپنا جانشین مقرر کر گئے تھے، تلامذہ اور اربابِ حاجت نے میری طرف رجوع کیا۔بہت سے ایسے مسئلے پیش آئے جن میں استاد سے میں نے کوئی روایت نہیں سنی تھی اس لئے اپنے اجتہاد سے جواب دیئے اور احتیاط کیلئے ایک یادداشت لکھتا گیا۔دو مہینہ کے بعد حماد بصرہ سے واپس آئے تو میں نے وہ یادداشت پیش کی۔کل ساٹھ مسئلے تھے،ان میں سے انہوں نے بیس غلطیاں نکالیں،باقی کی نسبت فرمایا کہ تمہارے جواب صحیح ہیں۔میں نے عہد کیا کہ حمادؒ جب تک زندہ ہیں ان کی شاگردی کا تعلق کبھی نہ چھوڑوں گا۔(حوالہ بالاخطیب بغدادی: تاریخ بغداد: ۱۵/۴۵۷)

حمادؒ کے زمانہ میں ہی امام صاحبؒ نے حدیث کی طرف توجہ کی کیونکہ مسائلِ فقہ کی مجتہدانہ تحقیق جو امام صاحبؒ کو مطلوب تھی حدیث کی تکمیل کے بغیر ممکن نہ تھی۔لہذا کوفہ میں کوئی ایسا محدث باقی نہ بچا جس کے سامنے امام صاحبؒ نے زانوئے شاگردی تہ نہ کیا ہو اور حدیثیں نہ سیکھیں ہوں۔ابوالمحاسن شافعیؒ نے جہاں آپ رحمہ اللہ کے شیوخِ حدیث کے نام گنائے ہیں،ان میں ترانوے(۹۳) شخصوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ لوگ کوفہ کے رہنے والے یا اس کے اطراف کے تھے۔اور ان میں اکثر تابعی تھے۔

آپ کی محدثیت اور مہارتِ حدیث:

علم حدیث کے سلسلے میں جس قدر آپ معرفت رکھتے ہیں اور جس قدر آپ نے اس سے حصہ وافر پایا ہے،اس کے جان لینے کے بعد کوئی انصاف پسند عالم یہ نہیں کہہ سکتا کہ : "ولم یعدہ أحد من

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1

المحدثین" (حضرت امام صاحب کو کسی نے بھی محدثین کی فہرست میں شمار نہیں کیا) چوں کہ آپ کی محدثیت کا بے شمار لوگوں نے بار بار اعتراف کیا ہے، چند اقوال ملاحظہ فرمائیں:

۱۔امام ذہبی نے آپ کا شمار "حملۃ الحدیث" (حاملین حدیث) میں کیا ہے۔

۲۔ابن خلدون نے آپ کو "کبار المجتہدین فی علم الحدیث" (علم حدیث میں بڑا مجتہد) کہا ہے۔(ظفر احمد عثمانی: مقدمۃ اعلاء السنن: ابو حنیفہ واصحابہ: ص: ۱۵،ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، طبع ثالث ۱۴۱۴ھ)

۳۔حضرت امام ابو یوسف فرماتے ہیں: "میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ جاننے والا نفس حدیث کو، کسی کو نہیں دیکھا اور نہ کوئی ان سے زیادہ تفسیر حدیث کا عالم، میری نظر سے گزرا"۔(سید مہدی حسن: کشف الغمۃ بسراج الامۃ: ص ۶۵، مطبوعہ الرحیم اکیڈمی کراچی)

۴۔حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں:

"اول من صیّرني محدثا أبو حنیفة"

اسی طرح آپ کا یہ قول بھی ہے:

" أول من أقعدني للحدیث أبو حنیفة"

کہ مجھے محدث بنانے والا، سب سے پہلا شخص امام ابو حنیفہ کی ذات اقدس ہے۔(حوالہ بالا ظفر احمد عثمانی: مقدمہ اعلاء السنن ابو حنیفہ واصحابہ: ص ۱۷)

۵۔علامہ ابن قیم جوزی نے بھی آپ کو محدثین کی فہرست میں شمار کیا ہے۔

۶۔حضرت عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں کہ: اگر مجھے ابو حنیفہ اور سفیان کا شرف حاصل نہ ہوا ہوتا، تو میں بدعتی ہو جاتا۔(حوالہ بالا ظفر احمد عثمانی مقدمۃ اعلاء السنن ابو حنیفہ واصحابہ: ص ۱۶،۱۳)

۷۔ شیخ الاسلام علامہ ابن عبدالبر مالکی، تحریر فرماتے ہیں کہ:

''روىٰ حماد بن زيد عن أبي حنيفة أحاديث كثيرة''

کہ حماد بن زید نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔(ابن عبدالبر: الانتقاء، ص ۱۳۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اگر حضرت امام صاحب ''محدث'' نہیں تھے، تو احادیث کثیرہ کا کیا مطلب ہو گا؟ اور جب وہ ''قلیل الحدیث'' تھے اور ان کے پاس زیادہ حدیثیں بھی نہ تھیں، تو حماد بن زید نے، ان سے روایاتِ کثیرہ اور احادیث کثیرہ کس طرح لیں؟

۸۔ آپ کی مہارت و تبحر حدیث کا اندازہ اس سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کے استاذِ حدیث شیخ الاسلام حافظ ابو عبدالرحمن مقری کے بارے میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

" كان إذا حدثنا عن أبي حنيفة قال: حدثنا شاهنشاه"

کہ جب امام صاحب سے کوئی حدیث روایت کرتے، تو اِس لفظ کے ساتھ روایت کرتے کہ:

''حدثنا شاہنشاہ'' (ہمیں علم حدیث کے شہنشاہ نے خبر دی)۔(خطیب بغدادی تاریخ بغداد: ۱۳/۳۴۴، دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع اول ۱۴۱۷ھ)

اندازہ فرمایئے! ایک محدث کامل امام صاحب کو حدیث کا ''بادشاہ'' ہی نہیں، بلکہ ''شاہنشاہ'' کہہ رہے ہیں؛ جس سے علم حدیث میں تبحر ظاہر ہے، جن لوگوں نے آپ کو محدثین میں شمار نہیں کیا ہے، ان کی بات قابل قبول نہیں۔

کثیر الحدیث ہونے پر شہادتیں:

تمام کبار محدثین کے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ آپ اجلۂ محدثین میں ہونے کے ساتھ ساتھ،

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

''کثیر الحدیث'' بھی ہیں؛ لہٰذا ذیل میں چند اقوال پیش کیے جا رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ''کثیر الحدیث'' ہیں؛ چناں چہ ملا علی قاری ابن سماعہ سے نقل کرتے ہیں کہ: ''امام ابو حنیفہ نے اپنی (املائی) تصانیف میں ستر ہزار سے کچھ اوپر حدیثیں بیان کی ہیں اور چالیس ہزار سے، ''کتاب الآثار'' کا انتخاب کیا ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ''کان النعمان جمع حدیث بلدہ کلہ'' (امام صاحب نے اپنے شہر کوفہ (علم حدیث کا مرکز و مرجع ہے) کی تمام حدیثیں جمع کر لی تھیں) پھر خود حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ:

''عندي صناديق الحديث، ما أخرجت منها إلا اليسير الذي ينتفع به''

(میرے پاس حدیث کے بہت سے صندوق بھرے ہوئے موجود ہیں مگر میں نے ان میں سے تھوڑی حدیثیں نکالی ہیں جن سے لوگ نفع اٹھائیں)۔ (سید محمد مرتضی زبیدی: عقود الجوہر المنیفہ :۱/۲۹، مطبوعہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، طبع اول ۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸م)

یہاں لفظ ''صنادیق'' جمع کا ہے، جس سے واضح ہے کہ آپ کثیر الحدیث ہیں، علامہ ظفر احمد عثمانی نے اپنی کتاب مقدمہ اعلاء السنن میں ''کثیر الحدیث'' سے متعلق بہت سے اقوال پیش کیے ہیں۔

حافظ حدیث ہونے پر اقوال:

یحییٰ بن معین، علی ابن مدینی، سفیان ثوری، عبد اللہ بن المبارک اور حافظ ابن عبد البر مالکی وغیرہ حضراتِ محدثین کا قول ثابت کرتا ہے کہ آپ ''حافظ حدیث'' بھی ہیں، جیسا کہ ''تذکرۃ الحفاظ'' سے معلوم ہوتا ہے؛ کیوں کہ علامہ ذہبی نے آپ کو طبقات الحفاظ میں ذکر کیا ہے، اگر آپ حافظ حدیث نہ ہوتے، تو امام ذہبی جیسا شخص (جو مذہباً شافعی ہیں) امام ابو حنیفہ کو ''حافظ حدیث'' کی

ISSN:2582-7553
89| Page
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

فہرست میں نہ شامل کرتے۔اسی بات کا اعتراف، حافظ یزید بن ہارون نے اپنے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

''كان أبو حنيفة تقيانقيا..... احفظ اهل زمانه."

کہ امام ابو حنیفہ پرہیز گار... اور اپنے زمانے کے بہت بڑے حافظِ حدیث تھے۔(صیمری: أخبار ابی حنیفہ واصحابہ: ص۴۸، مطبوعہ عالم الکتب بیروت، طبع ثانی: ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵م)

ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ: ''علامہ ذہبی وغیرہ نے امام ابو حنیفہ کو حفاظ حدیث کے طبقے میں لکھا ہے اور جس نے ان کے بارے میں یہ خیال کیا ہے کہ وہ حدیث میں کم شان رکھتے تھے، تو اس کا یہ خیال یا تو تساہل پر مبنی ہے یا حسد پر۔(حوالہ بالا ابن حجر مکی الخیرات الحسان ص ۱۴۸)

تدوینِ حدیث اور امام ابو حنیفہ:

خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے خاص اہتمام سے وقت کے دو جید محدّث شیخ ابو بکر بن الحزم اور محمد بن شہاب زُہری کی زیر نگرانی احادیثِ رسول کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا؛ اب تک یہ احادیث منتشر حالتوں میں سینوں میں محفوظ چلی آرہی تھیں۔اسلامی تاریخ میں ان ہی دونوں محدث کو حدیث کا مدوّنِ اوّل کہا جاتا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں عمومی طور پر احادیث لکھنے سے منع فرمادیا تھا؛تاکہ قرآن وحدیث ایک دوسرے سے مل نہ جائیں؛البتہ بعض فقہاءِ صحابہ (جنہیں قرآن وحدیث کی عبارتوں کے درمیان فرق معلوم تھا) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بھی احادیث لکھنے کی محدود اجازت تھی۔خلفاءِ راشدین کے عہد میں جب قرآن کریم تدوین کے مختلف مراحل سے گزر کر ایک کتابی شکل میں امتِ مسلمہ کے ہر فرد کے پاس پہونچ گیا تو ضرورت تھی کہ قرآنِ کریم کے اصل مفسر وخاتم النّبیین وسید المرسلین حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احایث کو بھی مدون کیا جائے؛ چنانچہ احادیثِ رسول کا مکمل ذخیرہ جو منتشر اوراق اور زبانوں پر جاری تھا،

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

انتہائی احتیاط کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی عہدِ خلافت (۹۹ھ- ۱۰۱ھ) میں مرتب کیا گیا۔ احادیثِ نبویہ کے اس ذخیرہ کی سند میں عموماً دو راوی تھے ایک صحابی اور تابعی، بعض احادیث صرف ایک سند یعنی صحابی سے مروی تھیں۔ ان احادیث کے ذخیرہ میں ضعیف یا موضوع ہونے کا احتمال بھی نہیں تھا۔ نیز یہ وہ مبارک دور تھا، جس میں اسماء الرجال کا علم باضابطہ وجود میں نہیں آیا تھا اور نہ اس کی ضرورت تھی؛ کیونکہ حدیثِ رسول بیان کرنے والے صحابہ کرام اور تابعین عظام یا پھر تبع تابعین حضرات تھے اور ان کی امانت ودیانت اور تقویٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰) میں فرمایا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ کو انھیں احادیث کا ذخیرہ ملا تھا؛ چنانچہ انہوں نے قرآنِ کریم اور احادیث کے اس ذخیرہ سے استفادہ فرما کر امتِ مسلمہ کو اس طرح مسائلِ شرعیہ سے واقف کرایا کہ ۱۳۰۰ سال گزر جانے کے بعد بھی تقریباً ۷۵ فیصد امت مسلمہ اس پر عمل پیرا ہے اور ایک ہزار سال سے امتِ مسلمہ کی اکثریت امام ابو حنیفہ کی تفسیر وتشریح اور وضاحت وبیان پر ہی عمل کرتی چلی آرہی ہے۔ امام ابو حنیفہ کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو واسطوں (صحابی اور تابعی) سے ملی ہیں؛ بلکہ بعض احادیث امام ابو حنیفہ نے صحابہ کرام سے براہ راست بھی روایت کی ہیں۔ دو واسطوں سے ملی احادیث کو احادیث ثنائی کہا جاتا ہے، جو سند کے اعتبار سے حدیث کی اعلیٰ قسم شمار ہوتی ہے۔ بخاری ودیگر کتبِ حدیث میں ۲ واسطوں کی کوئی بھی حدیث موجود نہیں ہے، ۳ واسطوں والی یعنی احادیث ثلاثیات بخاری میں صرف ۲۲ ہیں، ان میں سے ۲۰ احادیث امام بخاری نے امام ابو حنیفہ کے شاگردوں سے روایت کی ہیں۔

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

قلتِ روایت کے اسباب:

مخالفین اور حاسدین، ''قلتِ روایت'' کی آڑ میں، امام صاحب کی حدیث دانی اور فقہی قدر و منزلت کو مجروح کر کے ''حنفیت'' کا راستہ روکنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں واضح رہے کہ قلت روایت، کوئی عیب نہیں اور نہ یہ کوئی عار کی بات ہے اور نہ قلت روایت، قلت علم حدیث کو مستلزم ہے؛ چنانچہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرویات کی تعداد ایک ہزار سے کم ہی ہے؛ جبکہ ان سے کم درجہ کے صحابی کی تعداد حضرت ابو بکر و عمر و غیرہ سے کہیں زیادہ ہے، تو کیا اب یہ کہہ دینا چاہیے کہ حضرت ابو بکر و عمر زیادہ بڑے محدث نہیں تھے؟ نہیں ہر گز نہیں؛ بلکہ یہ حضرات نقل روایات میں، حد درجہ احتیاط کرتے تھے، کہ مبادا نقل روایت میں کوئی فرق ہو جائے؛ اسی لیے ان کبارِ صحابہ نے، حدیث کے اپنے وافر معلومات کو مسائل اور فتاویٰ کی صورت میں بیان کیا۔ امام صاحب بھی انہی کے نقش قدم پر چلے اور حدیث کے اپنے وافر معلومات کو استنباط میں لگایا، اسی کو حافظ محمد یوسف صالحہ شافعی یوں بیان فرماتے ہیں:

''إنما قلت الروایۃ عنہ-وإن کان متسع الحفظ— لاشتغالہ بالاستنباط،.... کما قلت روایۃ أمثال أبي بکر وعمر من کبار الصحابۃ □ إلی کثرۃ اطلاعھم.۔(ملا علی قاری: شرح مسند ابی حنیفہ: مقدمہ ص ۴، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵)

قلت کی دوسری وجہ، ابن خلدون اس طرح لکھتے ہیں:

''والإمام أبو حنیفۃ إنّما قلت روایتہ لما شدّد في شروط الرّوایۃ والتّحمّل"

کہ امام ابو حنیفہ کی روایات کم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ تحمل روایت یعنی حدیث قبول کرنے کی ان کی

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553
92| Page Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

شرط سخت تھی۔(ابن خلدون: مقدمہ تاریخ ابن خلدون: ۱/۵۶۲، دار الفکر بیروت، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸م)

تیسری وجہ قلت کی یہ ہے کہ آپ صحابہ کی طرح غیر احکامی احادیث بیان کرنے میں حد درجہ احتیاط کرتے تھے؛ کیوں کہ حضرت عمر نے اسی طرح کا ارشاد فرمایا ہے۔اور یہی نظریہ امام مالک کا بھی ہے، غرضیکہ امام صاحب قلت روایت میں، صحابہ کے ہی نقش قدم پر چلے ہیں؛ مگر یہ فضیلت، مخالفین کے لیے وجہ حسد بن گئی، جب کچھ نہ بن پڑا تو "قلت روایت" کا الزام دھر دیا، فیاللعجب!

حضرت امام ابو حنیفہ کے تلامذہ:

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے مصنف "علامہ شبلی نعمانی" نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "سیرۃ النعمان" میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے درس کا حلقہ اتنا وسیع تھا کہ خلیفۂ وقت کی حدودِ حکومت اس سے زیادہ وسیع نہ تھیں۔ سیکڑوں علماء ومحدثین نے امام ابو حنیفہ سے علمی استفادہ کیا۔امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص علمِ فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے اس کو امام ابو حنیفہ کے فقہ کا رخ کرنا چاہیے،اور یہ بھی فرمایا کہ اگر امام محمد (امام ابو حنیفہ کے شاگرد) مجھے نہ ملتے تو شافعی، شافعی نہ ہوتا؛ بلکہ کچھ اور ہوتا۔امام ابو حنیفہ کے چند مشہور شاگردوں کے نام حسب ذیل ہیں جنھوں نے اپنے استاذ کے مسلک کے مطابق درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ قاضی ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی، امام زفر بن ہذیل، امام یحییٰ بن سعید القطان، امام یحییٰ بن زکریا، محدث عبداللہ بن مبارک، امام وکیع بن الجراح، اور امام داؤد الطائی وغیرہ۔(ذھبی، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز (المتوفی:۷۴۸ھ)، تذکرۃ الحفاظ، ص: ۱/۱۲۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸م۔

ISSN:2582-7553
93| Page Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1
AJIS

تصنیفات وتالیفات:

امام ابو حنیفہ نے دورانِ درس جو احادیث بیان کی ہیں انھیں شاگردوں نے ”حَدَّثَنَا“ اور ”اَخْبَرَنَا“ وغیرہ الفاظ کے ساتھ جمع کردیا۔امام ابو حنیفہ کے درسی افادات کا نام "کتاب الآثار" ہے،جو دوسری صدی ہجری میں مرتب ہوئی،اس زمانہ تک کتابوں کی تالیف بہت زیادہ عام نہیں تھی۔"کتاب الآثار“اس دور کی پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے آنے والے محدثین کے لیے ترتیب وتبویب کے راہ نما اصول فراہم کیے۔علامہ شبلی نعمانی نے "کتاب الآثار“ کے متعدد نسخوں کی نشاندہی کی ہے؛لیکن عام شہرت چار نسخوں کو حاصل ہے۔ان نسخوں میں سے امام محمد کی روایت کردہ کتاب کو سب سے زیادہ شہرت ومقبولیت حاصل ہوئی۔

مشہور محقق عالم مولانا عبدالرشید نعمانی نے ”کتابُ الآثار“ کے مقدمہ میں قوی روایتوں کی روشنی میں لکھا ہے کہ کتاب الآثار براہِ راست امام ابو حنیفہ کی تالیف ہے،امام محمد،امام ابو یوسف،امام زفر وغیرہ اس کے راوی ہیں۔

۱۔"کتابُ الآثار" بہ روایت امام محمد

۲۔" کتابُ الآثار" بہ روایت قاضی ابو یوسف

۳۔"کتابُ الآثار" بہ روایت امام زفر

۴۔"کتابُ الآثار" بہ روایت امام حسن بن زیاد۔

پھر ان چار نسخوں میں بھی سب سے زیادہ شہرت اور قبولیت امام محمد کے روایت کردہ نسخہ کو حاصل ہوئی۔حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں:

" والموجود من حديث أبي حنيفة مفردا إنما هو كتاب الآثار التي رواها محمد بن الحسن عنه"

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1

AJIS

کہ اس وقت امام اعظم کی احادیث میں سے ' کتاب الآثار موجود ہے جسے محمد بن حسن نے روایت کیا ہے۔(ابنِ حجر عسقلانی: تعجیل المنفعۃ: ۱/۲۳۹، دار البشائر، بیروت، طبع اول ۱۹۹۶ھ)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے کتاب الآثار کے رواۃ کے حالات پر دو کتابیں لکھی ہیں، پہلی تصنیف مستقلا کتاب الآثار کے رجال سے متعلق ہے، جس کا نام..... " الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار ' ' ہے۔ دوسری تصنیف کا نام تعجیل المنفعہ بزوائد رجال الاربعۃ ' ' ہے(یہ کتاب حیدر آباد سے چھپ چکی ہے اور دستیاب ہے۔ اس میں حافظ ابن حجر نے ان راویوں کے حالات لکھے ہیں جن سے ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی تصانیف میں حدیثیں نقل کی ہیں اور صحاح میں ان راویوں کے حوالے سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

مشہور محقق شیخ ابو زہرہ مصری نے کتاب الآثار کے متعلق لکھا ہے کہ :

'' یہ کتاب علمی طور پر تین وجہ سے قیمتی ہے۔ اولاً یہ کہ امام اعظم ابو حنیفہ کے مرویات کا ذخیرہ ہے اور اس کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف نے استخراج مسائل میں احادیث کو کیسے دلائل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دوم یہ کہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ امام موصوف کے یہاں مواقع استدلال میں فتاوی صحابہ اور احادیث مرسلہ کا کیا مقام تھا۔ سوم یہ کہ اس کتاب کے ذریعے تابعین فقہائے کوفہ کے خصوصاً اور فقہائے عراق کے عموماً فتاوی تک ہماری رسائی ہو جاتی ہے۔(امام ابو زہرہ: ابو حنیفہ حیاتہ وعصرہ: ص ۲۲۵، دار الفکر العربی)

امام اعظم ابو حنیفہ کا زمانہ صحابہ اور کبار تابعین کا زمانہ ایک ہے، حدیث کے طرق اور وسعت میں ابھی تک پھیلاؤ اور اتنی وسعت نہیں آئی تھی جو امام بخاری اور امام مسلم کے زمانے میں آ گئی تھی اور ایک ایک حدیث کے لئے ہزاروں طرق رونما ہو چکے تھے مگر اس کے باوجود بھی امام ابو حنیفہ نے

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
February 2023, Volume 4, Issue 1

چالیس ہزار احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا ہے۔ چنانچہ امام ابو بکر زرنجری فرماتے ہیں:

" انتخب ابوحنیفہ الآثار من اربعین الف حدیث " ۔

کہ امام ابو حنیفہ نے کتاب الآثار کو ۴۰ ہزار احادیث سے منتخب کیا ہے۔

حضرت علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

" ان الامام ذکر في تصانیفہ نیفاو سبعین الف حدیث وانتخب الآثار "

کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی تصانیف میں ۷۰ ہزار سے زائد حدیثیں بیان کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا ہے۔(بحوالہ: عبدالقیوم حقانی: دفاع امام ابو حنیفہ: ص ۱۲۰، مطبوعہ قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ پاکستان)

مسانید امام ابو حنیفہ:

علماء کرام نے امام ابو حنیفہ کی پندرہ مسانید شمار کی ہیں جن میں ائمہ دین اور حفاظِ حدیث نے آپ کی روایات کو جمع کر کے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا، ان میں سے مسند امام اعظم علمی دنیا میں مشہور ہے، جس کی متعدد شروحات بھی تحریر کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا کام ملک شام کے امام ابوالمؤید خوارزمی (متوفی ٦٦٥ھ) نے کیا ہے جنہوں نے تمام مسانید کو بڑی ضخیم کتاب ''جامع المسانید'' کے نام سے جمع کیا ہے۔(حوالہ بالا زبیدی: عقودالجواہر: ۱/ ۳۳)